ایک خطرناک مزاج

ڈاکٹر محمد منظور عالم سمجھتے ہیں کہ وزیر اعظم کی حیثیت سے نریندر مودی کا تصور ایک پُر مزاح شگوفہ ہی نہیں بلکہ ایک خوبصورت خطرناک بات بھی ہے۔قومی میڈیا کے ایک معتدبہ طبقہ نے مختلف اسباب کی بنا پر جو انہیں اچھی طرح معلوم ہیں نریندر مودی کو بحیثیت وزیر اعظم پیش کرنے کے لیے ایک جنونی مباحثہ کا آغاز کر دیا ہے۔کچھ تو یہ بات لکھ رہے ہیں کہ نریندر بھائی فیکو مودی ہمارے مستقبل کے وزیر اعظم ہیں،گویا کہ پورا سیاسی طبقہ (سوائے مودی کے حامیوں کے) انڈمان بھیج گیا ہے۔خودمستی کے عالم میں رہنے والے لوگ اس بات کو اچھی طرح ذہن نشین کر لیں کہ 2013 ء کا ہندوستان 1933 ء کا جرمنی نہیں ہے اور نہ ہی ہندوستان کسی بڑی جنگ میں تباہ ہو گیا ہے کہ اس نے شکست،بے عزتی اور ہمیشہ کی شرمناکی کے احساس کے ساتھ سلامتی کے معاہدے پر دستخط کر دیئے ہیں اور نہ یہ اس وطن واپسی کا معاوضہ ادا کر رہا ہے جس نے اس کی معاشیات کو تباہ کر دیا ہو۔ اس کے برخلاف ملک معاشی لحاظ سے تقریباً دو دہائیوں سے بسرعت ترقی کر رہا ہے،اس کی صورتحال 80 سال قبل جرمنی جیسی نہیں ہے۔ہندوستان کے شہری عقلیتوں کے خون کے پیاسے نہیں ہیں جیسا کہ فیکو نے ماضی میں گجرات میں صورتحال پیدا کی جہاں مسلمانوں کے ساتھ وہی رویہ اختیار کیا گیا جو ہٹلر کے زمانہ میں یہودیوں کے ساتھ کیا گیا۔

ہم اس بات کا دعویٰ نہیں کرتے کہ ہٹلر کے چیلے 1992 ء جیسا ایودھیا یا 1993 ء جیسا ممبئی دوبارہ پیدا نہیں کریں گے، کیونکہ مسٹر ایل کے اڈوانی جن کی گردن پر ان ہزاروں بے گناہوں کا خون ہے جنہیں ایودھیا اور اس کے بعد شہید کیا گیا،تاہم مسٹر اڈوانی کو کوئی سزا نہیں دی گئی۔دراصل بی جے پی کے رہنماؤں کے کسی بھی گروہ کو جو قتل عام کا ذمہ دار رہا ہے کبھی سزا نہیں ہوئی،ہم بی جے پی کو اقتدار میں لانے کے لیے 1992 ء جیسے قتل عام کے دوسرے منصوبہ کے امکان کا انکار نہیں کرتے۔

تاہم 1992 ء جیسی مسلم مخالف ملک گیر جنونی فضا سے قطع نظر ہم بی جے پی،مودی یا بغیر مودی کوئی امکان نہیں دیکھتے۔یہ تصور کہ ہندوستان کے رائے دہندہ کو ایک بار پھر دھوکا دیا جاسکتا ہے ہندوستانی شہریوں کی ذہانت کی توہین ہے،ہم اس کے لیے تیار نہیں ہیں۔

ہم اس بات سے باخبر ہیں کہ بی جے پی مجموعی طور پر (اڈوانی اور واجپئی سے ہوتے ہوئے) جو ہٹلر اور اس کے غیر جمہوری طریقوں کے مداح ہیں،جہاں تک ہٹلر کے یہودیوں کے ساتھ رویہ کا متعلق ہے تو بی جے پی اور اس کی آنکھ کے تارے مودی نے یہودیوں کی جگہ مسلمانوں کو اپنا نشانہ بنایا ہے۔مودی وزیر اعظم بننے کے لیے ہٹلر کے طریقوں کو تو نہیں آزمائیں گے لیکن وہ ہندوستان کے وزیر اعظم بننے کے بعد یقینی طور پر ایسے اقدامات ضرور کریں گے جو دستور ہند کو پارہ پارہ کر دیں اور تمام جمہوری اداروں کو تباہ کر دیں ،ہم بات اس بنیاد پر کہہ سکتے ہیں کہ انہوں نے گجرات میں غیر جانبدارانہ انتظامیہ کے اصول اور عدلیہ کے پیمانوں کو تباہ کر دیا جس انداز سے سنگھ کے کارکنان جنتا پارٹی کی حکومت میں میڈیا میں داخل ہوئے اور سرکاری رازوں کی چوری چھپے فوٹو کاپی کی گئی اور این ڈی اے کی حکومت میں مرکزی وزراء کے ذریعہ انہیں غیر قانونی طور پر لے جایا گیا وہ این ڈی اے حکومت میں بی جے پی کے تباہ کن مزاج کی طرف اشارہ کرتی ہے،اس پر مستزاد یہ کہ اس کا دستور کو کامیابی کے ساتھ تبدیل کرنا۔

یہ صورتحال کا تاریک تر پہلو اور بہت زیادہ قابل مذمت بھی عوامی رائے کا لیفٹ ،سینٹر اور لبرل طبقہ ملک میں ابھی بھی اتنا طاقتور ہے کہ وہ فاشسٹ کو اقتدار میں آنے کی اجازت نہیں دے سکتا۔محض گجرات کسی کو ملک کا وزیر اعظم بنانے کے لیے کافی نہیں ہے اور صورتحال پر ایک قومی نگاہ یہ ظاہر کرتی ہے کہ بی جے پی کو کانگریسی پارٹی پر یا این ڈی اے کو بی جے پی پر کوئی سبقت حاصل نہیں ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ ابھی تک فیکو محض ایک ایسی شیخی خورے ثابت ہوئے جو غلط دعووں کے ذریعہ اپنا قد اونچا کر رہے ہیں جب کہ کوئی حقیقی قوت ان کو حاصل نہیں ہے۔

تاہم مطمئن ہونے کے لیے یہ علاج نہیں ہے کہ ملک بغیر فیکو کے ہو،ہٹلر کے چیلوں کے پاس بہت سے ٹریکس ہیں، ان میں جو سب سے بہتر آزمودہ ہے وہ نفرت انگیز پروپیگنڈہ اور فرقہ وارانہ فسادات ہیں۔سیکولر ذہن رکھنے والوں کو حزب اختلاف کو ہرگز معمولی نہیں سمجھنا نہیں چاہیے بالکل اسی طرح جیسے فیکو اپنی تائید کرنے والوں کو اس بات کی تلقین کرتے ہیں کہ ”کانگریس کو معمولی ہلکا مت لو۔“